

از عدالت الاعظمیٰ

کمشنر آف انکم ٹیکس، مدراس

بنام

ایس۔ اے۔ ایس۔ ماریو تھونادر

(پی۔ بی۔ گچیندر اگڈکار، کے۔ سباراؤ اور ایم۔ ہدایت اللہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ کمائی گئی آمدنی میں راحت۔ اگر والد کی آمدنی میں شامل نابالغ بیٹے کے منافع کے حصے پر دیا جاسکتا ہے۔ انکم ٹیکس ایکٹ 1922 (11 آف 1922)، دفعات 2 (6 اے اے)، 16 (3) (اے) (ij)۔

جواب دہندہ نے اپنے دو بڑے بیٹوں کے ساتھ شراکت داری فرم تشکیل دی، اور اس کے دو نابالغ بیٹوں کو ان کے حصص کی حد تک شراکت داری کے فوائد میں داخل کیا گیا۔ متعلقہ تخمینے کے سالوں میں نابالغوں کی آمدنی کو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 16 (3) (اے) (ij) کے تحت مدعا علیہ کی کل آمدنی میں شامل کیا گیا تھا اور اسے منافع میں صرف اس کے اپنے انفرادی حصے کی حد تک "کمائی ہوئی آمدنی کاریلیف" دیا گیا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2 (6 اے اے) کے تحت نابالغ بیٹوں کے منافع کے حصے پر انکم ریلیف حاصل کیا گیا جو ان کی کل آمدنی میں شامل تھا۔

انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 2 (6 اے اے) کا عام مقصد ان معاملات میں راحت دینا ہے جہاں نابالغ کی آمدنی والد کی کل آمدنی میں شامل ہے جسے منافع کی مجموعی رقم پر انکم ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے اور اس دفعہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی فرم کے معاملے میں والد پارٹنر ہے جو فرم کے کاروبار کو چلانے میں فعال طور پر مصروف

ہے۔ جبکہ نابالغ نہیں ہے، کمائی گئی آمدنی میں ریلیف والد کو منافع میں نابالغوں کے حصے کی حد تک دیا جانا چاہئے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار 1960ء کی دیوانی اپیلیٹ نمبر 427 اور 428۔

مدراس ہائی کورٹ کے 28 اگست 1956ء کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیلیٹ نمبر 1953 کے کیس نمبر 28 سے متعلق ہیں۔

درخواست گزاروں کی طرف سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل آف انڈیا ایچ این سانیا، کے این راج گوپال شاستری، ٹی ایم سین اور پی ڈی مینن شامل ہیں۔

جواب دہندگان کی طرف سے نارائن سوامی اور آر گوپال کرشنن۔

10 اگست 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ: یہ مدراس ہائی کورٹ کے 28 اگست 1956ء کے فیصلے کے خلاف دو اپیلیٹ ہیں، جس کے ذریعے انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل (مدراس پنج بی) کے ذریعے بھیجے گئے دو تشخیصی سالوں سے متعلق ایک مشترکہ سوال کا جواب محکمہ کے خلاف دیا گیا تھا۔ یہ سوال، جو ہائی کورٹ کو بھیجا گیا تھا، درج ذیل تھا:

کیا ٹیکس دہندہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 16(3)(اے) (ii) کی دفعات کے تحت ٹیکس دہندگان کی کل آمدنی کی گنتی میں شامل 1949-50 کے تخمینہ سال کے لئے دو نابالغ بیٹوں کی حصص آمدنی اور 1950-51 کے تخمینہ سال کے لئے ایک نابالغ بیٹے کی حصص آمدنی پر آمدنی میں ریلیف کا حقدار ہے؟

جواب دہندہ ایس اے ایس ماری موٹھونادر ایک ہندو غیر منقسم خاندان کا منبج تھا۔ اس خاندان میں ماری موٹھونادر، ان کے دو بڑے بیٹے اور دو نابالغ بیٹے شامل تھے۔ 16 اگست 1946ء کو یہ خاندان تقسیم ہو

گیا اور ایک فرم وجود میں آئی۔ ماری موٹھونادر اور ان کے دو بڑے بیٹوں نے 4/16 واں حصہ لیا اور دونوں نابالغ بیٹوں کو 2/16 ویں حصے کی حد تک شراکت داری کے فوائد میں داخل کیا گیا۔ تخمینہ سال 1949-50 (گزشتہ سال 16 اگست 1948 کو ختم ہوا) کے لیے اس شراکت داری سے ماری موٹھونادر کے منافع کا حصہ 9,812 روپے تھا، جبکہ ان کے دو نابالغ بیٹوں کے منافع کا حصہ 8,124 روپے اور 8,381 روپے تھا۔ نابالغوں کی آمدنی کو انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 16(3) (اے) (i) کے تحت ماری موٹھونادر کی کل آمدنی میں شامل کیا گیا تھا۔ ماری موٹھونادر کو پارٹنرشپ سے حاصل ہونے والے منافع کے صرف اپنے انفرادی حصے کی حد تک آمدنی میں ریلیف دیا گیا تھا۔ تخمینہ سال 1950-51 میں، دو نابالغ بیٹوں میں سے بڑا بڑا ہو گیا تھا، اور اگر صرف باقی نابالغ بیٹے کا حصہ تھا جو ماری موٹھونادر کی کل آمدنی میں شامل تھا۔ اس سال بھی انہیں آمدنی میں ریلیف صرف منافع کے اپنے حصے پر دیا گیا تھا لیکن نابالغ بیٹے کے منافع کے حصے پر نہیں، جو اس کی کل آمدنی میں شامل تھا۔ ماری موٹھونادر کے منافع میں حصہ 12,344 روپے اور ان کے نابالغ بیٹے کا حصہ 10,143 روپے تھا۔

ماری موٹھونادر نے اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر اور اپیلیٹ ٹریبونل میں بھی اپیل کی۔ لیکن ان کی اپیلیں ناکام رہیں۔ ماری موٹھونادر کے کہنے پر ٹریبونل نے مذکورہ سوال کو اپنے فیصلے کے لئے ہائی کورٹ کو بھیج دیا۔ ہائی کورٹ نے اس سوال کا جواب ٹیکس دہندگان کے حق میں ہاں میں دیا۔ اس لئے کمشنر انکم ٹیکس مدراس نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 66(اے) (2) کے تحت سرٹیفکیٹ کے ساتھ اپیل کی ہے۔

اس میں شامل رقم کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں ہے، اور نہ ہی شراکت داری سے نابالغوں کے منافع کے حصے کو والد کی کل آمدنی میں شامل کرنے کے بارے میں ہے۔ تاہم، دلیل یہ ہے کہ کمائی گئی آمدنی میں راحت صرف والد کو منافع کے اپنے انفرادی حصے کے سلسلے میں دی جاسکتی ہے، نہ کہ نابالغ یا نابالغوں کے حصے کے بارے میں، جیسا کہ ہائی کورٹ نے کہا ہے۔ انکم ٹیکس افسر، اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر اور ٹریبونل نے کہا کہ دفعہ 2(6) (اے) میں "کمائی گئی آمدنی" کی تعریف کے پیش نظر، آمدنی کا صرف وہی حصہ اس ریلیف کا حقدار ہے جو اس شرط کو پورا کرتا ہے کہ یہ اس شخص نے کمایا تھا جس سے یہ کسی دوسرے کی کل آمدنی میں شامل ہونے سے پہلے حاصل کیا گیا تھا۔ اور یہ کہ غیر رجسٹرڈ فرم کے معاملے میں، نابالغ یا بیوی، جیسا بھی معاملہ ہو، ایک پارٹنر کے طور پر، آمدنی میں ریلیف حاصل کرنے سے پہلے کاروبار کے انعقاد میں فعال طور پر مشغول ہونا

ضروری ہے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ چونکہ منافع ماری موٹھونا در نے کاروبار کو چلانے میں فعال طور پر مصروف شراکت دار کے طور پر کام کرتے ہوئے کمایا تھا اور نابالغوں کا حصہ اس کی کل آمدنی میں شامل تھا، اس تعریف میں نابالغوں کے حصے کو رقم میں شامل کرنے کا جواز پیش کیا گیا تھا، جس پر آمدنی میں ریلیف کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ 2(6) (اے) میں متعلقہ حصوں کو خارج کرتے ہوئے درج ذیل ہے:

”کمائی ہوئی آمدنی“ سے مراد ٹیکس دہندگان کی کوئی بھی آمدنی ہے جو ایک فرد ہے... غیر رجسٹرڈ فرم.....

(ب) جو کاروبار، پیشہ یا پیشے کے منافع اور فوائد کے عنوان کے تحت چارج کیا جاتا ہے جہاں کاروبار، پیشہ یا پیشہ ٹیکس دہندہ کے ذریعہ چلایا جاتا ہے یا، کسی فرم کے معاملے میں، جہاں ٹیکس دہندہ کاروبار، پیشہ یا پیشے کے عمل میں فعال طور پر مصروف شراکت دار ہے؛

اور اس میں ایسی کوئی بھی آمدنی شامل ہے جو اگرچہ کسی دوسرے شخص کی آمدنی ہے، لیکن اس ایکٹ کی دفعات کے تحت ٹیکس دہندگان کی آمدنی میں شامل ہے، لیکن اس میں ایسی کوئی آمدنی شامل نہیں ہے جو دفعہ 14 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت یا دفعہ 60 کے تحت جاری نوٹیفیکیشن کے تحت ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔

اس دفعہ کے پیچھے عام ارادہ، اس کے گننا ہونے کے باوجود، کافی واضح ہے۔ یہ ٹیکس دہندگان کو اس ایکٹ کی دفعات کے تحت اس کی کل آمدنی میں شامل کسی دوسرے شخص کی آمدنی کے سلسلے میں آمدنی میں ریلیف دینا ہے۔ واحد مشکل ان حالات کے بارے میں ہے جن کے تحت اس طرح کی راحت دی جانی ہے۔ دفعہ کے آخری پیرا گراف کے الفاظ ہیں "اور اس میں ایسی کوئی بھی آمدنی شامل ہے"، اور سوال یہ ہے کہ لفظ "اس طرح" سے کس آمدنی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ سماعت کے دوران دفعہ کی تین ریڈنگز پر غور کیا گیا۔ لیکن ان میں سے کسی ایک کو واضح طور پر قابل قبول نہ ہونے کے طور پر مسترد کیا جانا چاہئے۔ یہ مطالعہ تعریف کے ابتدائی حصے میں "اس طرح" کے الفاظ "کسی بھی ٹیکس دہندگان کی آمدنی" کی طرف واپس لے جانا ہے۔ اس کی تفصیلی وجوہات بتانا ضروری نہیں کہ یہ تلاوت کیوں جائز نہیں ہے۔ یہ کہنا کافی ہے کہ اگر دفعہ کے آخری حصے کو اس توسیعی شکل میں پڑھا جائے تو اس کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

دوسرے دو مطالعات ہم پر بالترتیب حریف جماعتوں کی طرف سے ہماری قبولیت کے لئے دباؤ ڈالے گئے تھے۔ دونوں فریقوں کی طرف سے یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ دفعہ 2 (6 اے اے) کے آخری حصے کی بنیاد پر کمائی گئی آمدنی میں ریلیف کا حقدار آمدنی کا معیار "کمائی ہوئی آمدنی" کا ہونا چاہئے جیسا کہ ذیلی دفعہ کے پہلے حصے میں بیان کیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ آمدنی کس کو حاصل کرنی چاہیے، یا دوسرے لفظوں میں، غیر رجسٹرڈ فرم میں، کیا یہ شرط ہے کہ نابالغ یا بیوی کو کاروبار میں فعال طور پر مشغول ہونا چاہئے، یا اگر باپ یا شوہر اس طرح مصروف ہیں تو کیا یہ کافی ہے؟

جیسا کہ ڈبلیو اوانے کہا ہے، لفظ "ایسی آمدنی" سے مراد پہلے حصے میں "ٹیکس دہندگان کی کوئی آمدنی" کے الفاظ نہیں ہیں، بلکہ ایکٹ کے ذریعہ دی گئی "کمائی ہوئی آمدنی" کی پوری تعریف سے ہے، اس سے پہلے کہ اس میں کیا شامل کیا جانا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، "ایسی آمدنی" سے مراد، کمائی گئی آمدنی کا تعین اسی طرح کیا جاتا ہے جس طرح تعریف کے پہلے حصے کے تحت اس آمدنی کا تعین کیا جانا ہے۔ تعریف کے مطابق "کمائی ہوئی آمدنی" ایک ٹیکس دہندہ کی آمدنی ہونی چاہیے جو دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ ایک فرد یا غیر رجسٹرڈ فرم ہو۔ (ب) اگر "کاروبار کے منافع اور فوائد..." کے عنوان کے تحت چارج کیا جاسکتا ہے، تو کاروبار کو ٹیکس دہندہ کے ذریعہ انجام دیا جانا چاہئے، اگر کوئی فرد، یا کسی فرم کے معاملے میں، جہاں ٹیکس دہندہ ایک شراکت دار ہے جو کاروبار کے انعقاد میں فعال طور پر مصروف ہے۔ ٹیکس دہندگان پر زور دیا جاتا ہے جو خود کاروبار کرتے ہیں یا کاروبار کے انعقاد میں ایک فعال شراکت دار کی حیثیت سے۔

یہ دونوں شرائط واضح طور پر ماریمو تھونادر نے شراکت داری سے حاصل ہونے والے منافع کے اپنے حصے کے حوالے سے پوری کی تھیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہ دو تشخیصی سالوں میں نابالغوں کے منافع کے حصے کے سلسلے میں مطمئن ہیں، محکمہ کے مطابق، "ایسی آمدنی" کمائی گئی آمدنی ہونی چاہئے، اور اس شخص کے ذریعہ کمائی گئی ہونی چاہئے جو اسے پہلی بار وصول کرتا ہے نہ کہ اس شخص کے ذریعہ جس کی کل آمدنی میں یہ ایکٹ میں شامل ہے۔ دوسرے لفظوں میں، فائدہ حاصل کرنے کے لئے، آمدنی کو نابالغ یا بیوی کے ذریعہ فعال طور پر حاصل کیا جانا چاہئے، اس سے پہلے کہ یہ والد یا شوہر کے ہاتھوں میں کمائی گئی آمدنی کی راحت کے قابل ہو، جیسا کہ معاملہ ہو سکتا ہے۔ دوسرے فریق کا معاملہ یہ ہے کہ جب تک والد یا شوہر پارٹنر کے طور پر فعال طور پر کام کر چکے ہیں، آمدنی ریلیف کی حقدار ہوگی، حالانکہ یہ ابتدائی طور پر نابالغ بیٹے یا بیوی کی آمدنی

تھی۔ نابالغ کے معاملے میں، پوزیشن واضح ہے، کیونکہ ایک نابالغ کاروبار کے عمل میں فعال طور پر مصروف شراکت دار نہیں ہو سکتا ہے، اور یہ ناممکن ہے کہ یہ دفعہ نابالغ پر صرف اس وقت لاگو ہوتا ہے جب ایک نابالغ پارٹنر کے طور پر کاروبار میں فعال طور پر مشغول ہو۔ تاہم، بیوی کے معاملے میں، معاملہ اتنا آسان نہیں ہے، کیونکہ بیوی اپنے شوہر کے ساتھ کاروبار کرنے میں فعال طور پر مشغول ہو سکتی ہے یا شوہر غیر فعال ہو سکتا ہے۔ اگر بیوی فعال طور پر مصروف ہے اور شوہر ایسا نہیں کر رہا ہے تو ٹیکس دہندگان کی تجویز کردہ ریڈنگ کے مطابق کمائی گئی آمدنی میں ریلیف شوہر کے لئے قابل قبول نہیں ہوگا، لیکن محکمہ کی طرف سے تجویز کردہ مطالعہ پر، یہ ہوگا۔ اگر شوہر کاروبار میں فعال طور پر مصروف ہے لیکن بیوی نہیں ہے تو ٹیکس دہندگان کی تجویز کردہ ریڈنگ کے مطابق شوہر کمائی گئی آمدنی میں ریلیف کا حقدار ہوگا، لیکن محکمہ کی طرف سے تجویز کردہ ریڈنگ پر ایسا نہیں ہوگا۔

اب اس دفعہ کا عمومی مقصد ایسے معاملات میں ریلیف دینا ہے جہاں نابالغ بچے یا بیوی کی آمدنی شوہر کی کل آمدنی میں شامل ہو جسے مجموعی رقم پر انکم ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے۔ بیویوں اور نابالغوں کے کاروبار میں فعال طور پر ملوث ہونے کے واقعات واقعی بہت کم ہیں، جبکہ والد اور شوہر کے کاروبار کو چلانے میں فعال طور پر مشغول ہونے کے واقعات ہیں جبکہ ان کے نابالغ بچے یا ایک بیویاں، جیسا کہ معاملہ ہو، بہت زیادہ ہیں اور عام اور قدرتی واقعات ہیں۔ یہ توقع کی جانی چاہئے کہ یہ قانون نایاب مقدمات کے لئے بنایا گیا ہے لیکن ان مقدمات کے لئے جو عام زندگی میں روزانہ سامنے آتے ہیں۔ ایک ایسے شخص کو کمائی گئی آمدنی میں ریلیف دینے میں برابری (اگر ٹیکسنگ ایکٹ میں مساوی غور و خوض کو مد نظر رکھا جا سکتا ہے) بھی ہے جسے کسی دوسرے کی آمدنی پر ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے لیکن جو اس نے خود کمایا ہے۔ ہماری رائے میں، اس دفعہ کو صرف اس طرح پڑھا جا سکتا ہے کہ کمائی گئی آمدنی میں ریلیف کے مقاصد کے لئے، "ایسی آمدنی" کو شامل کیا جائے گا جو، اگرچہ یہ کسی دوسرے شخص کی آمدنی ہے، ٹیکس دہندہ کے ذریعہ کمائی گئی ہے، یا، کسی فرم کے معاملے میں، جہاں ٹیکس دہندہ شراکت دار ہے، کاروبار کے عمل میں فعال طور پر شراکت دار کے طور پر مشغول ہے۔" جہاں ٹیکس دہندہ شریک حیات ہے" کے الفاظ پر عمل کیا جانا چاہئے، یہاں تک کہ جب نابالغ یا بیوی کی آمدنی کو بعد کے حصے کے تحت سمجھا جاتا ہے، اور وہ بھی اسی نتیجے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس طرح تعریف کو پڑھنے

سے اس کی زبان پر کوئی تشدد نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ شرط کہ ٹیکس دہندہ کو شراکت دار کے طور پر فعال طور پر کام کرنا چاہئے اس طرح تعریف کے آخری حصے پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ ہماری رائے میں ہائی کورٹ نے جو جواب دیا ہے اس میں وہ صحیح ہے۔

اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں، اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہیں۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔